احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 12 فروری 2004ء 20 ذوالحج 1424 ہجری-12 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 33

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

موت آنے والی ہے اس سے کسی کو چارہ نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ اس پیالہ کے پینے سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ کے تمام برگزیدہ بندوں اور انبیاء ورسل کو بھی اس راہ سے گزرنا پڑا تو اور کون ہے جو بچ جاوے۔ حکیم اور فلاسفر جو سخت دل ہوتے ہیں ان کو بھی یہ بات سوجھ گئی ہے اور انہوں نے اعتراف کیا بلکہ موت کو ضروری سمجھا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ زمین تو ربع مسکون ہے اور اس میں بہت ہی تھوڑا حصہ آباد ہے۔ اگر وہ تمام لوگ جو ابتدائے آفرینش سے پیدا ہوئے ابتک زندہ رہتے تو ان کے رہنے کو کوئی جگہ اور مقام نہ ملتا۔ یہاں تک کہ وہ کھڑے بھی نہ ہو سکتے۔ پس اس قدر کثرت خود چاہتی ہے کہ موت ہو تا کہ پہلے چلے جاویں تو دوسروں کے لئے جگہ ہو موت کو یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ مر کر انسان بالکل گم ہو جاتا ہے نہیں بلکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کوٹھڑی سے نکل کر انسان دوسری کوٹھڑی میں چلا جاتا ہے۔ اس کی حقیقت کسی قدر خواب سے سمجھ میں آسکتی ہے کیونکہ خواب بھی گویا ہمشیرۂ موت ہے۔ خواب میں بھی ایک قسم کا قبض روح ہی ہوتا ہے۔ دوسروں کے خیال میں جو سونے والے کے پاس بیٹھے ہیں وہ بالکل بے خبری اور محویت کے عالم میں ہیں۔ لیکن خواب دیکھنے والا معاً دوسرے عالم میں ہوتا ہے۔ اور وہ سیاحت کر رہا ہوتا ہے۔ اب بظاہر اس کے حواس اور قویٰ سب معطل ہوتے ہیں۔ لیکن سونے والا اور خواب دیکھنے والا خوب جانتا ہے کہ اس کے حواس اور قویٰ سب کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح پر مرنے والا موت کے بعد اپنے آپ کو معاً دوسرے عالم میں دیکھتا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جب موت آتی ہے تو وہ شخص جس نے اپنی عمر عزیز کو دنیا کے حصول میں ہی ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کیا تھا۔ وہ چونکہ ابھی بہت سے کاموں کو نا تمام اور ادھورا پاتا ہے۔ اس لئے اس پر حسرت اور افسوس کا استیلاء ہو جاتا ہے اور وہ موت اسے تلخ گھونٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسان دلبستگی پیدا نہ کرے اور اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یقین کر کے کہ شاید ابھی موت آ جاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کرے گا۔

یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے دکھ اور تکالیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح پر مومن کو اس کی حفاظت کے لئے کرنا چاہئے۔ تا کہ دوسرے جہاں میں آرام پاوے۔ اگر اب بے پروائی کرے گا اور وقت کی قدر نہیں کرے گا تو پھر اس کو اس وقت سخت افسوس اور حسرت ہوگی۔ جب اس جہان سے رخصت ہو کر دوسرے عالم میں جانا پڑے گا اور وہاں اس کے لئے بجز دکھ اور درد کے اور کیا ہوگا؟ اس دنیا میں وہ اس دنیا کے ہم وغم میں مبتلا رہا اور اس عالم میں اس ہم و غم کے نتائج ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 393)

عقلمند لوگ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لوگوں میں سب سے عقلمند اور معزز کون ہیں۔

آپؐ نے فرمایا وہ جو موت کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں اور موت کے لئے بھرپور تیاری کرتے ہیں۔ یہ وہ عقلمند ہیں جنہوں نے دنیا کی عزت اور آخرت کا اکرام حاصل کرلیا ہے۔

(مکارم الاخلاق از ابوبکر القرشی جلد 1 ص 18 حدیث نمبر 2 باب اکرم الناس مکتبة القرآن قاھرہ.1990ء)

سو سال قبل 1904ء

مقدمہ کرم دین کے جج لالہ چندولال صاحب اب تک ہر مرحلہ پر جانبدارانہ بلکہ مخالفانہ روش کا مظاہرہ کرتے چلے آرہے تھے اس کی بناء پر 4 فروری 1904ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کی عدالت میں انتقال مقدمہ کی درخواست دی گئی مگر وہ 12 فروری 1904ء کو رد کر دی گئی۔

IAAAE کا سالانہ کنونشن

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹ و انجینئرز کا سالانہ کنونشن مورخہ 7 مارچ 2004ء بروز اتوار انصاراللہ ہال ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام انجینئرز، آرکیٹکٹس اور احباب وخواتین سے شرکت کی درخواست ہے۔ (جنرل سیکرٹری ایسوسی ایشن)

مدرسۃ الحفظ طلباء میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ طلباء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2004ء کیلئے درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ 22 مارچ 2004ء ہے۔ والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچہ کے داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

1۔ نام ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر (اگر ہوتو)

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

4۔ درخواست پر صدر جماعت /امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

باقی صفحہ 7 پر

جماعت احمدیہ ڈنمارک کی اشاعت دین کے لئے مساعی

مکرم منصور احمد جاوید صاحب امیر جماعت ڈنمارک

یورپ کے نہایت شمال میں ایسے ملک بھی ہیں جو کہ موسم اور آب وہوا کی سختیوں کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہیں اور زمین کے کنارے گنے جاتے ہیں۔ یہ ممالک سکینڈے نیویا کہلاتے ہیں۔ بعض مؤرخین سکینڈے نیوین ممالک میں پانچ ممالک ڈنمارک، سویڈن، ناروے، فن لینڈ اور آئس لینڈ کو شامل کرتے ہیں۔ تاہم ان میں سے تین اول الذکر ممالک یعنی ڈنمارک، سویڈن اور ناروے زیادہ تر سکینڈے نیوین ممالک کے ضمن میں مشہور ہیں۔ ان ممالک کے آپس میں بہت گہرے مذہبی، تجارتی اور اقتصادی ومعاشرتی روابط ہیں۔ ان تین ممالک کی ہوائی سروس سکینڈے نیوین ائرسروس (SAS) بھی دنیا میں مشہور ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے تقریباً نصف صدی قبل یہاں بھی احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کے سامان مہیا ہوئے۔ جب کہ اس سے بہت عرصہ قبل 1912ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنے دور طالب علمی میں لندن سے بذریعہ بحری جہاز سکینڈے نیویا تشریف لائے۔ اس سفر کے دوران آپ شدید بیمار بھی ہوئے۔ اس سفر کا اور بیماری کا ذکر آپ نے اپنی کتاب ''تحدیث نعمت'' میں بھی فرمایا ہے۔

سکینڈے نیویا کے ممالک میں ڈنمارک کو ابتدا سے ہی کچھ فوقیت حاصل رہی ہے۔ کیونکہ اس نے ناروے اور سویڈن پر حکومت کی ہے۔ ڈنمارک کا رقبہ ناروے اور سویڈن کی نسبت بہت ہی کم ہے۔ تاہم گرین لینڈ اور فیرو آئی لینڈ کو اگر شامل کیا جائے جن پر ڈنمارک کا تسلط ہے تو یہ رقبہ کے لحاظ سے بہت بڑا ملک بن جاتا ہے۔

کوپن ہیگن کا بین الاقوامی ائرپورٹ بہت مشہور ہے اور اب بھی سکینڈے نیویا کا مرکزی ہوائی اڈہ کہلاتا ہے اس طرح جماعت احمدیہ کو بھی یہ توفیق عطا ہوئی کہ جماعت کا نفوذ اور سکینڈے نیویا میں پہلی احمدی بیت الذکر ڈنمارک میں تعمیر ہوئی۔

1967ء میں تعمیر ہونے والی ''بیت نصرت جہاں'' ڈنمارک، حضرت سیدہ اماں جان نصرت جہاں بیگم کے نام سے منسوب ہے۔ اس بیت الذکر کا شمار بھی ان بیوت الذکر میں ہوتا ہے جو لجنہ اماء اللہ کی قربانی اور چندے سے تعمیر کی گئی۔

1997ء میں اس بیت الذکر کی تعمیر پر تیس سال مکمل ہونے پر ایک نشست کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اس بیت الذکر کے پہلے امام مکرم سید کمال یوسف صاحب تھے جو کہ گزشتہ نصف صدی سے سکینڈے نیوین ممالک میں داعی الی اللہ کا کام کر رہے ہیں۔ اور آج کل بعد از ریٹائرمنٹ ناروے میں مقیم ہیں۔

''بیت نصرت جہاں'' کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد پر مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رکھا اور افتتاح کے موقع پر حضور خود تشریف لائے۔ آج تک پورے ڈنمارک میں یہ ایک ہی بیت ہے جو کہ باقاعدہ بیوت الذکر کے طور پر تعمیر ہوئی ہے اور بطور بیت الذکر رجسٹرڈ ہے۔ گو بعد میں دوسرے لوگوں نے عمارات خرید کر یا کرایہ پر حاصل کر کے ان کو نماز کے سینٹر کے طور پر استعمال کیا۔ حال ہی میں جماعت احمدیہ ڈنمارک نے بھی کوپن ہیگن سے تقریباً 160 کلومیٹر دور ایک ساحلی شہر میں جہاں ہماری بوسنین، البانین احمدیوں کی خاصی تعداد مقیم ہے ایک بلڈنگ کرایہ پر حاصل کی ہے اور اسے بطور بیت الذکر اور دوسری تقریبات کے لئے استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ اس جماعت کے صدر اللہ کے فضل سے ایک فدائی احمدی ہیں اور خوب جوش سے دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے ہیں۔ جب کہ دوسرے احمدی احباب بھی اخلاص کا بہت اچھا معیار رکھتے ہیں۔ اس تاریخی شہر میں جماعت کے نفوذ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بے شمار برکتوں کے سامان پیدا فرمادے۔

سکینڈے نیویا کے باقی ممالک کی طرح ڈنمارک کے عوام بھی غیر ملکیوں اور عیسائیت کے علاوہ دوسرے کسی مذہب کے پیروکاروں سے میل جول رکھنے میں گرم جوشی کا مظاہرہ نہیں کرتے اور ملنے ملانے میں کافی حد تک حجاب سے کام لیتے ہیں۔

یہاں پر متعدد بار عوام الناس کے علاوہ بااختیار لوگوں سے روابط بڑھانے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں اور حضرت مسیح موعود کے پیغام کو پہنچانے کے لئے مختلف مؤثر ذرائع اختیار کئے جاتے رہے۔ عوام الناس کی مذہب میں دلچسپی کا اتار چڑھاؤ مختلف رہا۔ جماعت احمدیہ خاص طور پر انسانیت کی علمبردار ہے اور مذہب کی بنیادی تعلیمات یعنی انسانیت کی بقا اور انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف مائل کرنے میں مصروف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی بہت سی سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہو چکی ہیں اور بڑی تندہی سے دعوت الی اللہ کے کاموں میں مصروف ہیں۔ ابتداء میں ڈنمارک کی جماعت میں سب سے زیادہ ڈینش احمدی تھے۔ ان میں سے نمایاں اور ممتاز مقام رکھنے والوں میں جناب عبدالسلام میڈسن تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا اور ابھی تک پورے ڈنمارک میں قرآن کریم کا یہ واحد ترجمہ ہے اور بہت مقبول ہے۔

ان کے علاوہ مکرم کمال احمد کرد صاحب، نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ ڈنمارک بڑے خلوص سے جماعت کے تمام کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور بڑی لگن سے حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام ''میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' میں ہر کوشش بروئے کار لاتے ہیں۔

گزشتہ سال ہمارے پاس قرآن کریم ڈینش ترجمے کے ہزاروں نسخے تھے کیونکہ اس سے کچھ عرصہ قبل ہی پرانا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا اور نیا ایڈیشن چھپوایا گیا۔ امید تھی کہ اب کافی عرصہ کے لئے یہ نسخے کافی ہوں گے لیکن گیارہ ستمبر 2001ء کے واقعہ کے بعد ہزاروں کی تعداد میں یہ نسخے ڈینش اور یہاں مقیم ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد نے حاصل کئے۔

خاکسار کی بہت خواہش رہی کہ عوام الناس کے علاوہ یہاں کی چیدہ چیدہ شخصیات سے بھی گہرا رابطہ رکھا جائے اور ان کو احمدیت کی صحیح تعلیم اور عظیم پیغام سے احسن رنگ میں متعارف کروایا جائے۔ اس غرض سے مذہبی راہنماؤں کے علاوہ معروف سیاستدانوں، وزراء، میئرز اور دوسری شخصیات سے رابطے کا سلسلہ جاری ہے۔ تاہم جیسا کہ خاکسار نے ذکر کیا ہے کہ یہ شخصیات ابھی روابط بڑھانے میں تذبذب کا شکار رہتی ہیں۔ ان کو اہم تقریبات میں مدعو بھی کیا جاتا ہے۔

کچھ عرصہ قبل خاکسار نے یہاں کی وفاقی وزیر برائے مذہبی امور و چرچ کو بیت الذکر میں مدعو کیا۔ وہ شام کو اپنے سیکرٹری کے ساتھ تشریف لائیں اور شام کا کھانا بیت الذکر میں تناول کیا۔ اس دو گھنٹہ کی نشست میں بہت احسن رنگ میں ان کو حضرت مسیح موعود کے دعویٰ، آپ کے مقام اور احمدیت کی تعلیمات سے روشناس کروایا گیا۔ موصوفہ خود بھی ایک لمبے عرصہ تک پادری رہ چکی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی خدمت کا ایک جائزہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ، ڈنمارک کے لئے کیا کیا خدمات سرانجام دے رہی ہے اس کا تفصیلی ذکر ہوا۔

جماعت احمدیہ کی روایات میں ایک ممتاز روایت یہ ہے کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ ہم کسی پر بھروسہ اور توکل نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم کسی سے مالی معاونت کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ انہی اصولوں پر کہ انسانیت کی خدمت اور ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے تحت ہم یہ ڈنمارک میں بھی اپنے کام میں مصروف ہیں۔ وفاقی وزیر صاحبہ نے بڑی خندہ پیشانی سے ہمارے جذبات اور تعلیمات کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ ہماری وزارت یا گورنمنٹ کے لائق کوئی خدمت ہو تو ہم خوشی محسوس کریں گے۔ موصوفہ نے بتایا کہ آپ جس قدر منظم طریق پر اور اخلاص کے ساتھ اپنے مذہب اور روایات پر قائم ہیں ان کو دیکھ کر رشک آتا ہے اور میں دل کی گہرائیوں سے آپ کی جماعت کی قدر کرتی ہوں اور بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ بیت الذکر دیکھ سکوں اور آپ کے جذبات کا بذات خود جائزہ لے سکوں۔ موصوفہ نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ بھی جماعت سے روابط قائم رکھیں گی۔

اسی طرح خاکسار کی قیادت میں ایک جماعتی وفد نے لوکل میئر سے پروگرام کے مطابق ملاقات کی موصوفہ اس سے قبل بیت الذکر تشریف لا چکی ہیں اور جماعت کی سرگرمیوں کی وجہ سے بہت مطمئن اور خوشی کا اظہار کر چکی ہیں۔ اس دفعہ خاص طور پر ان کی خدمت میں جماعتی لٹریچر کے علاوہ جماعت کی طرف سے ایک خصوصی خدمت کا پیکج پہنچایا گیا کہ ہم اس وقت بیت الذکر کے ذریعہ ڈینش عوام، طلباء اور دین حق کے مطالعہ میں مصروف افراد کی کیا کیا خدمت کر رہے ہیں اور کس طرح سے مزید ہم ان خدمات کے دائرہ کو پھیلا کر ایک دوسرے کے فوائد کا باعث بن سکتے ہیں۔

میئر اور کونسل کے ذریعہ اس سلسلہ میں جو بھی پروگرام ترتیب دئے جائیں اس میں جماعت احمدیہ ڈنمارک ہر خدمت کے موقع سے فائدہ اٹھائے گی۔

میئر صاحبہ نے فرمایا کہ میں آپ کے پیغام سے اس قدر خوش اور مطمئن ہوں کہ اس کا بیان مشکل ہے اگر باقی ساری تنظیمیں اور مذہبی جماعتیں آپ کی تقلید کریں تو ہمارا معاشرہ ایک پاکیزہ معاشرے کا رنگ اختیار کر لے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ عنقریب ہونے والے کونسل کے اجلاس میں جماعت کے پیغام اور نیک جذبات کو تمام ممبران تک پہنچائیں گی۔ یہ ملاقات ہر جہت سے بہت کامیاب رہی۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 دسمبر 2003ء)

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت اور اس کی اہمیت

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''یہ معاملہ بظاہر چھوٹا سا نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل یہ اپنے اندر اتنے فوائد اور اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اندازہ الفاظ میں نہیں کیا جا سکتا۔ دراصل دنیا کی اقتصادی حالت اور اخلاقی حالت اور اس کے نتیجہ میں مذہبی حالت جو ہے اس پر علاوہ دینی مسائل کے جو چیزیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان میں سے یہ مسئلہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔''

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حقائق الاشیاء (17)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

قوت قدسیہ اور مقناطیسی لہریں

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8-اکتوبر 1996ء کو دعوت الی اللہ کے میدان میں کردار کی تبدیلی اور قوت قدسیہ کے اثر کا ذکر فرمایا اور اس سائنسی فارمولا کے بیان میں آپ نے فرمایا:-

انسان نے تو بہت سے شرک کے رنگ اپنے اوپر چڑھا رکھے ہیں بہت سی بدیوں کے رنگوں میں ایسا ملوث ہو چکا ہے کہ اس پر الٰہی رنگ چڑھ نہیں سکتے-اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو وہ بالا قوت عطا کی جو قوت قدسیہ میں ایک معراج ہے اس سے بڑھ کر ایک انسان کی پاکیزگی کا تصور نہیں ہو سکتا کہ سمجھائے بغیر اس کا قرب آپ کو پاک کردے لوگ اس کے قریب آئیں اور دیکھیں کہ وہ بدل چکے ہیں- آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک دفعہ نہیں بارہا ایسا ہوا ہے کہ حضور کے قرب میں آنے کے نتیجے میں لوگوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہوئی ہے کہ وہ خود ساری زندگی سمجھ نہیں سکے کہ کیا واقعہ ہوا تھا اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے قرب کی ایک خاص علامت ہے-ایسا وجود جیسا محمد رسول اللہ کا تھا وہ خدا کے اتنا قریب تھا کہ

براہ راست خدا سے الٰہی رنگ پکڑ گیا تھا اور یہ تبدیلی کی طاقت خدا کے سوا ممکن نہیں ہے- یا اس شخص میں ہو سکتی ہے جو الٰہی رنگ پکڑ جائے اور اس کا قرب اپنی ذات میں ایسی مقناطیسی لہریں جاری کرے کہ از خود وہ انسان تبدیل ہونا شروع ہو جائے یہ ایک سائنسی حقیقت ہے-

ٹیوننگ فورک آلہ کی مثال

کئی دفعہ رابطے ظاہری طور پر نہ بھی ہوں تو باطنی رابطے قائم ہوتے ہیں اور ایک انسان وہی رنگ پکڑ لیتا ہے جو ساتھ کی چیز کا رنگ ہے- آپ میں سے اکثر طلباء جانتے ہیں ٹیوننگ فورک' ایک ٹیوننگ فورک کو آپ حرکت دیں یعنی بجائیں ساتھ ایک اور پڑا ہوا ہو ٹیوننگ فورک یعنی بجنے والا آلہ تو اس کو آپ ہاتھ بھی نہ لگائیں جو ساتھ والا ہے جب وہ جنبش میں آئے گا اور آواز پیدا کرے گا تو جس کو آپ نے ہاتھ بھی نہیں لگایا اس میں بھی آواز پیدا ہو جاتی ہے- یہ تجربہ ہمیں بچپن میں جب ہم سائنس کی کلاسیں شروع کر رہے تھے تو پہلے پہلے دکھایا تھا اور بڑا مزہ آتا تھا اس کو دیکھ کے ایک ٹیوننگ فورک کہتے ہیں اس طرح ایک چیز ہوتی ہے جس کا ایک چمٹا جیسا لوہے U شکل کا وہ ایک جگہ پڑا ہوا ہے ساتھ ایک اور چمٹا بالکل ویسا ہی اسی دھات کا' اسی سائز کا' اسی وزن کا اس کو آپ چٹکی سے یوں ماریں اس کو تو ایک سنسناہٹ سی پیدا ہو جائے گی' گونج سی پیدا ہو گی' ہاتھ رکھ کے بند کر دیں تو گونج پھر بھی آ رہی ہو گی' آپ حیرت سے دیکھیں گے تو ساتھ والا ٹیوننگ فورک جس کو آپ کا ہاتھ لگا ہی نہیں پاس سے بھی نہیں گزری انگلی' وہ بجنے لگ گیا ہے-

قوت قدسیہ کا ارتعاش

تو یہ قوت قدسیہ ہے جو پاک وجودوں کو عطا ہوتی ہے اور پھر وہ اپنے قرب میں وہی لہریں ان کی روحوں میں' ان کے اجسام میں' ان کے دلوں میں' ان کے دماغوں میں جاری کر دیتے ہیں-

دعوت الی اللہ کا سائنٹیفک فارمولا

پس قرآن کریم نے جو دعوت الی اللہ کا فارمولا بیان کیا ہے بالکل حقیقی اور سائنٹیفک ہے کہ تم کرو ضرور لیکن اپنے وجود میں وہ تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی جو قرب الٰہی کی نشاندہی کریں' جو تمہارے عمل کو صالح بنائیں یعنی اللہ کے قریب کر دیں پھر تمہاری آواز میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی- پھر تو بعض ایسے لوگ ہیں جو بولے بغیر بھی اصلاح کر دیا کرتے ہیں- ان کے پاس آ کر بیٹھنے والے متاثر ہوتے ہیں اور عام دنیا میں آجکل بھی احمدیوں میں اس قسم کی مثالیں ملتی ہیں- بعض لکھتے ہیں کہ ہم دفتر کی مجبوریوں کی وجہ سے دعوت الی اللہ نہیں کرتے تھے کیونکہ قانون ہے اور ہمارے معاہدے ہیں لیکن ہمارے ساتھ بیٹھنے والے بعض لوگ وہ دن بدن ہمارے قریب آنے شروع ہوئے جیسے ان کو محبت ہو گئی ہو اور آخر ایک دن بول پڑے کہ تم ہو کیا چیز دنیا سے تو مختلف ہو- یہی ملک ہے ہمارا ملک بھی اور دوسروں کا بھی یہاں تو ایسے نمونے نہیں نظر آ رہے جیسے تم ہو- نہ تمہیں رشوت سے دلچسپی نہ تمہیں اور کسی بدی میں' اپنا دفتر کا کام انتہائی دیانتداری سے کرتے ہو' شرافت سے ہر ایک سے سلوک' اخلاق سے پیش آنے والے' ہر چھوٹے بڑے سے جھک کر اس کی بات سننے والے- یہ باتیں اس شخص نے بتائیں کہ ہمارے ایک دوست نے میرے سامنے آ کے بیان کیں جو ہمارے دفتر میں کام کرتا تھا- کہتا میں مجبور ہو گیا ہوں آپ سے پوچھنے کے لئے کہ آپ کون ہیں- یہ چیز کیسے حاصل ہو گئی- جب ان کو بتایا کہ میں احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتا ہوں تو پھر وہ بھاگے نہیں کیونکہ اس کشش کا اتنا اثر تھا کہ انہوں نے کہا مجھے لٹریچر دیں میں مطالعہ کرنا چاہتا ہوں- لٹریچر لیا' مطالعہ کیا' خدا کے فضل سے احمدی ہو گئے- تو آغاز میں ایک لفظ بھی نہیں بولا گیا- یہ قوت قدسیہ از خود دلوں کو متحرک کر رہی تھی-

(الفضل انٹرنیشنل 6 دسمبر 1996ء)

مصنوعی طریقے پر زندہ رکھنے کا جواز

پروگرام ملاقات میں سوال ہوا کہ چند سال قبل فٹ بال کے ایک میچ میں ایک لڑکا زخمی ہو گیا تھا جسے تین سال تک قومہ میں مشینوں کے ذریعہ کھانا دے کر زندہ رکھا گیا حالانکہ اس کا دماغ فوت ہو چکا تھا- اس کے ناامید والدین نے عدالت کے ذریعہ اس کی مشین اتروا دی- اس کے دو ہفتوں کے بعد اس کی وفات ہو گئی- اس لئے کہ مشینوں کے ذریعہ تو اس کو خوراک بھی پہنچائی جاتی تھی- کیا یہ جائز ہے کہ بھوکا رکھ کر ایک انسان کو مار دیا جائے-

حضور انور نے فرمایا اس کو کیوں بھوکا رکھا گیا تھا- سائل نے عرض کیا کہ وہ مشینیں اتروا دی گئی تھیں جن سے اس کو کھانا دیتے تھے- آپ نے فرمایا دماغ تو مر چکا تھا- وہ تو گوشت کا ایک لوتھڑا تھا اس نے کیا کرنا تھا- اس میں کھانے کی صلاحیت ہی نہیں تھی- خدا تعالیٰ نے نارمل طریقے پر غذا وغیرہ کے جو انتظام فرمائے ہیں اگر کوئی شخص ان سے عاری ہو جائے تو دوسرے طریقے سے زبردستی غذا دینا فرض نہیں ہے خاص طور پر اگر دماغ مر چکا ہو پھر تو لاش گھسیٹنے والی بات ہے- ایسی صورت میں تو سجدہ کرنا چاہئے خدا کے حضور کہ تیرا جو حکم آ گیا ٹھیک ہے- یہ جو مصنوعی طریق پر لوگ مشینوں کے ذریعہ زبردستی لوگوں کو گھسیٹتے ہیں-

میرے نزدیک یہ صرف اس حد تک جائز ہے جس حد تک دماغ ابھی مرا نہ ہو اور اس کے دوبارہ نارمل زندگی گزارنے کے امکانات موجود ہوں-

یعنی اس کیلئے دوبارہ عام روزمرہ زندگی گزارنے کیلئے امکانات موجود ہوں- اگر یہ نہ ہوں تو اس کو کہتے ہیں Vegetative growth جیسے سبزی اگی ہوئی ہے اس کا کیا فائدہ؟ اللہ کی تقدیر سے انسان اس سے بچ نہیں سکتا- سائل نے عرض کیا میرا پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی جیسے مثلاً بھوکا رہنے میں ہوتی ہے- آپ نے فرمایا جب دماغ ہی نہیں ہے تو تکلیف کا کیا سوال ہے- آپ نے بات ہی اس سے شروع کی تھی کہ اس کا دماغ مر چکا ہے-

(روزنامہ الفضل 4 جولائی 1998ء)

ہر گھرانہ ڈش انٹینا لگوائے

ملاقات پروگرام مورخہ 10 جنوری 1997ء میں جدید سائنسی ایجاد سیٹلائٹ سسٹم اور ڈش کے ذریعہ ایم ٹی اے کی نشریات سے استفادہ کرنے کے بارہ میں حضور نے فرمایا ہر گھر میں ڈش انٹینا لگوائیں- مراکز کافی نہیں ہوا کرتے- یہ بات انسانی فطرت کے خلاف ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں کوئی شخص روزانہ اٹھ کے اپنے بچوں کو لے کر کسی جگہ جائے' یہ ہو ہی نہیں سکتا- اس لئے ہر احمدی کے گھر میں ڈش انٹینا لگنا ضروری ہے- پھر آپ کو بہت بڑا فائدہ پہنچے گا- اس لئے ایم ٹی اے پر پیغام بھجوایا جائے کہ ہر جگہ ہر احمدی کے گھر میں ڈش لگوائی جائے- اگر توفیق نہیں ہے تو جماعت خرچ کرے اور اگر توفیق نہ ہو تو ہم سے پوچھیں کہ ہم مرکز کی طرف سے کتنا فنڈ بطور قرض دے سکتے ہیں تاکہ بعد میں سہولت سے واپس کر دیں- اب وقت نہیں رہا کہ صرف مرکزی اجتماعات کے لئے ڈش انٹینا مہیا کیا جائے- ہر گھر میں ہر وقت ہونا ضروری ہے- جب چاہے کوئی بچہ جو چاہے اٹھا کے دیکھے تو اس کا تعلق مستقل طور پر قائم رہے-

(روزنامہ الفضل 4 جولائی 1998ء)

باکسنگ کے کھیل کے بارہ میں خیال

ایک مجلس عرفان میں حضور انور سے سوال ہوا کہ باکسنگ ایک خطرناک کھیل ہے اس پر پابندی لگا

دینی چاہئے اس بارہ میں حضور نے فرمایا کہ

کھیلوں میں ایک امکان تو نقصان کا ہوتا ہے لیکن ظلم اور بربریت Brutality اگر بڑھ جائے اور آرٹ کم ہو جائے تو یہ توازن قائم کرنا قوم کا فرض ہے ایک رجحان اس طرف بڑھتا جا رہا ہے ویسے تو فٹ بال میں بھی ٹانگیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ ہر کھیل میں ایک رسک (Risk) ہے لیکن وہاں آرٹ کا فیکٹر Factor اور صحت کا جو دخل ہے وہ نقصان سے نمایاں طور پر بالا اور فائز ہے۔ اور قرآن کریم کا یہ اصول ہے۔ حرام وحلال کے طے کرنے میں جہاں صورت حال معین نہیں ہے وہاں ہر جگہ یہ اصول چلتا ہے تو جو حالات سامنے آ رہے ہیں اس سے لگتا ہے کہ یہ جو کھیل ہے اور جو دوسری فری ریسلنگ، بل فائیٹنگ وغیرہ ان سب میں ظلم و بربریت کا فیکٹر زیادہ ہے۔ اس کے خلاف بات کرنے والوں نے اس وقت تک صرف یہ محسوس کیا ہے کہ جو شخص کھیل رہا ہے اس کو چوٹ لگ کر اس کے دماغ پر اثر پڑ سکتا ہے۔ یہ سوچ کی طرز غلط ہے۔ میں جس ظلم و بربریت کی بات کر رہا ہوں یہ سوسائٹی پر اثر کا تعلق ہے۔ چھوٹے بچے بھی جب ریسلنگ دیکھتے ہیں یوں مار رہے ہیں اور پھر یوں مارتے ہیں اور بل فائیٹ کرتے ہیں ان سے ان کا انسانی قدروں کا معیار گر جاتا ہے اور بہیمیت کے جذبے زیادہ نمایاں ہو جاتے ہیں قومی تربیت پر جن کھیلوں کا بہت برا اثر پڑے وہاں تماشے کا عنصر اس کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا وہ تماشا نہ ہو تو بہتر ہے۔

(روزنامہ الفضل 14-اپریل 1998ء)

اوزون لیئر اور موسمی تبدیلیاں

حضور انور کی مجلس عرفان منعقدہ 19 مئی 1995ء میں سوال ہوا کہ تمام دنیا میں موسم کی تبدیلی رونما ہو رہی ہے جیسا کہ یورپ میں گرمی کی شدت ہو رہی۔ اس کی ایک وجہ شاید اوزون لیئر میں سوراخ ہے یا ماحولیاتی آلودگی۔ کیا قرآن کریم میں اس کا کوئی ذکر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا:۔

یہ جو تبدیلیاں ہیں اوزون کی وجہ سے نہیں ہیں اس کی وجہ ریڈیئیشن اور کاسمک ریز کا زمین تک پہنچنا ہے یہ جو آپ کہہ رہے ہیں یہ گرمیاں وغیرہ یہ وہ چیز ہے جو گرین ہاؤس ایفیکٹ Green House Effect کہلاتا ہے جب انڈسٹری زیادہ ہو جائے اور ہوا میں آلودگی گرد وغبار دھواں بڑھ جائے تو اس کے نتیجہ میں زمین کے اوپر ایک تہہ بن جاتی ہے جو زمین کی گرمی کو اوپر نہیں جانے دیتی اور اس کے نتیجے میں ایک لمبا عرصہ ہے جس میں پھر برفیں پگھلنا شروع ہوتی ہیں پھر سمندر کی لہریں اونچی ہونی شروع ہو جاتی ہیں اس کے نتیجے میں بعض تباہیاں آتی ہیں تو یہ ایک لمبا سلسلہ ہے ہر نسل کیلئے ممکن نہیں کہ اس کا ایک کنارہ دیکھے پھر دوسرا بھی دیکھ لے ہم اس وقت درمیانی دور سے گزر رہے ہیں لیکن یہ خطرہ یقیناً ہے کہ اگر ایک ڈگری بھی دنیا کا ٹمپریچر اونچا ہو جائے۔ تو بہت سے جزائر ڈوب جائیں گے اور زمین کا جغرافیہ بدلنا شروع ہو جائے گا۔ اور یہ مون سون اور دوسرے بارشوں کے رخ ہیں ان میں بھی تبدیلی واقع ہو جائے گی اور بہت سے اثرات ظاہر ہونگے جو انسانوں کیلئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔ یہ ماحولیاتی آلودگی کا دوسرا پہلو ہے جو ابھی نرم ہے یہ پولیوشن کا ختم کرنا ان کو بچا نہیں سکے گا چاہے افریقہ میں پھینک دیں یا ناروے میں Dump کر دیں۔ اس سے عالمی تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ مجھے قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ تاثر ہے کہ یورپ کے موسم بدل جائیں گے اور خشکی آ جائے گی۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کی جو مٹی ہے وہ صرف سطح پر زرخیز ہے اس میں فرق آ جائے گا ایسی صورت میں اکثر غیر معمولی تباہی آتی ہے اور دنیا کے نقشے بگڑ جاتے ہیں۔ سارے یورپ کی زرخیزی سطحی ہے۔ گہری نہیں ہے۔ جن ممالک میں مٹی کی سطح زیادہ گہری ہے وہاں چند سال کے قحط سے نقشے نہیں بدلتے۔ ایک بارش آ جائے پھر وہ اسی طرح ٹھیک ٹھاک ہو جاتے ہیں۔ خطرہ یہ ہے کہ ان علاقوں میں جو مغربی علاقے خصوصیت سے عیسائی علاقے ہیں ان میں سطح ارض خشک ہو کر ویران ہو جائے گی۔ اور یہ نتیجہ اس ماحولیاتی آلودگی کے نتیجے میں بھی ابھرتا ہے۔ پولیوشن کے نتیجے میں جو تبدیلیاں آ رہی ہیں ان سے بھی یہ چیز رونما ہو سکتی ہے۔

(روزنامہ الفضل 14-اپریل 1998ء)

انصاراللہ جرمنی کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا پیغام

پیارے انصاراللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کے انصار، اللہ کے فضل سے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اجتماع کو بہت برکت بخشے اور اس میں شامل ہونے والوں کو اپنی برکت اور رحمت سے حصہ وافر عطا فرمائے۔

آپ سب لوگ وہ چنیدہ افراد ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں (۔) کے الفاظ میں کیا گیا۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کے انصار بن جاؤ! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کہ کون ہیں جو اللہ کی طرف راہنمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔

پس اے مومنو! تم اللہ کے دین کے لئے مددگار بن جاؤ۔ اگرچہ حضرت اقدس مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی بیعت کرنے والے سب کے سب آپ کے انصار ہیں لیکن حضرت المصلح الموعود نے جماعت کے ان افراد کا نام ''انصاراللہ'' رکھا جن کی عمر چالیس سال سے زائد ہے تا کہ ہمیشہ ان کے مدنظر یہ رہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت اور حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے ہمیشہ صف اول میں رہنے کا عہد کئے رکھنا ہے۔ پس اس پہلو سے آپ پر بہت بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ ذمہ داریاں اجمالاً انصاراللہ کے عہد میں بیان کر دی گئی ہیں جسے آپ اپنے ہر اجلاس میں دہراتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ (۔) احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنی ہے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا ہے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہنا ہے اور ان کے دلوں میں خلیفہ وقت سے محبت پیدا کرنی ہے یہ اتنا بڑا اور عظیم الشان نصب العین ہے کہ اس عہد پر پورا اترنا اور اس کے تقاضوں کو نبھانا ایک عزم اور دیوانگی چاہتا ہے۔

پس اس بابرکت اجتماع کے موقعہ پر میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس اجتماع سے یہ عزم کر کے گھروں کو لوٹیں کہ نظام خلافت کی حفاظت کے لئے ہر دم تیار رہیں گے اور خلافت احمدیہ کے خلاف ہر شرارت کا سر کچل کر رکھ دیں گے۔

جماعت جرمنی خدا تعالیٰ کے فضل سے (۔) کی اشاعت اور (۔) کے لئے بڑا اہم کام کر رہی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آپ سے خوش گئے ہیں۔ اس لئے اب آپ کا فرض ہے کہ آپ نے اسی جذبہ کو ہمیشہ زندہ اور قائم رکھنا ہے۔ اس کے لئے آپ کا قدم آگے سے آگے بڑھنا چاہئے۔ آپ نے خلیفہ رابع کی دعائیں لی ہیں اور آپ ان کے دل کے قریب رہے ہیں۔ میری دعائیں بھی ہر وقت آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق بخشے۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔ اور ہمیشہ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آپ کی مشکلات دور فرمائے۔ آپ کو ہر قسم کی برکتوں، رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس

(ماہنامہ الناصر جرمنی جون تا ستمبر 2003ء)

تبصرہ کتب

جذبات مومن

نام کتاب: جذبات مومن

شاعر: خواجہ عبدالمومن (ناروے)

تاریخ اشاعت: جنوری 2004ء

تعداد صفحات: 84

شاعری جذبات کے اظہار کا ایک قدیم ذریعہ ہے۔ جب شاعری میں مقصدیت پیدا ہو جائے تو یہ ایک موثر ذریعہ ابلاغ بنتی ہے اور دوسروں کو متاثر کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے شعراء میں دینی رنگ اور خیالات میں پاکیزگی کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے ان کی نظر میں نیک خیالات کو شعری رنگ میں دوسروں تک پہنچانا ہوتا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب جناب خواجہ عبدالمومن صاحب حال مقیم اوسلو ناروے کے شعری مجموعہ پر مشتمل ہے۔ جماعتی اخبارات ورسائل میں ان کی نظمیں گزشتہ تین چار دہائیوں سے شائع ہو رہی ہیں۔ اشعار میں جماعتی رنگ نظر آتا ہے۔ خیالات اور زبان میں سادگی پائی جاتی ہے۔ نظموں میں حمد و نعت کے علاوہ مختلف جماعتی تقریبات اور خلفاء سے وابستگی کو موضوع بنایا گیا ہے۔ شعری مجموعہ میں سے نمونہ کے چند اشعار ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں:۔

تری رحمت کو جب دیکھا تو دل میں حمد بھر آئی
تری پیاری نگاہوں سے مرے دل میں سرور آیا
میں ہر دم دیکھتا ہوں تیری رحمت کی بہاروں کو
تری قدرت کے ان جلووں سے میرے دل میں نور آیا

جب بھی توحید سے ٹکرایا کوئی فرعون
ضرب توحید نے سب توڑ دیا اس کا غرور
روز اول سے صداقت کا مقدر ہے فروغ
حق کے پیرو ہی سدا ہوتے رہے ہیں منصور

ربوہ کا ہر اک ذرہ مجھے جان سے پیارا
ربوہ کا ہر اک ذرہ مری آنکھ کا تارا
ربوہ کی فضاؤں نے مجھے ذوق ہے بخشا
ربوہ کی دعاؤں سے مرا چمکا ستارہ

لغزش کا کوئی امکان نہیں ہر گام سنبھلتا جائیگا
اللہ کی رحمت ساتھ رہے یہ قافلہ چلتا رہے گا
سینچا ہے اک مرد جری نے اپنے مقدس ہاتھوں سے
نخل وفا ہر موسم میں ہی پھولتا پھلتا جائیگا

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

زمین اور اس میں جلوہ گر زندگی کے عجائبات

زندگی کے جوہر سے مالامال ہونے کی وجہ سے زمین دیگر سیاروں سے زیادہ اہم ہے

طاہر احمد نسیم صاحب

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرو۔ درحقیقت آسمانوں کی وسعت کے مقابلہ میں زمین کی تو حقیقت ہی کوئی نہیں۔ پھر اس چھوٹے سے کرہ کو آسمانوں کے بالمقابل کیوں رکھا گیا ہے؟ آسمانوں کی وسعت اور عظمت کے بارہ میں بڑے سے بڑا علم فلکیات کا سائنسدان جدید سے جدید آلات اور کمپیوٹر کی مدد سے حساب کتاب لگا کر زیادہ سے زیادہ یہ بتا سکتا ہے کہ اس خلائے بسیط کی کوئی حد بست نہیں ہے اس کی وسعت انسان کی بڑی سے بڑی سوچ اور اندازہ سے بے انتہا گنا بڑی ہے۔ اور اس وسعت کے اندر کھربوں کھرب تعداد میں اتنی بڑی بڑی کہکشائیں موجود ہیں جن میں سے ہر ایک کے اندر اتنی تعداد میں ستارے یا سورج پائے جاتے ہیں جن کا شمار ممکن نہیں اور اتنے بڑے بڑے سورج موجود ہیں جو ہمارے نظام شمسی کے سورج سے سائز میں بے انتہا بڑے اور توانائی میں زیادہ طاقتور ہیں۔ ہمارے اپنے اس ننھے منے سورج کے گرد جو نو سیارے گردش کر رہے ہیں وہ اس سورج کے خود سے لاکھوں گنا بڑا ہونے کی وجہ سے اس کی کشش ثقل سے بندھے ہوئے گویا اس کی عظمت کو سلام پیش کر رہے ہیں لیکن ان سیاروں میں سے ایک سیارہ یعنی ہماری زمین اپنے سائز کے اعتبار سے اتنی چھوٹی ہے کہ ایک دوسرے سیارے مشتری کے اندر ہماری 1330 زمینیں سما سکتی ہیں اور ایک دوسرے سیارے زحل کے اندر ایک ہزار کے قریب۔ لیکن اپنی برادری میں سائز کے لحاظ سے اتنی بے حیثیت ہونے کے باوجود ہماری یہ پیاری سی ننھی منی زمین ایک ایسے جوہر سے مالا مال ہے جو اور کہیں موجود نہیں ہے (انسان کے موجودہ علم کے حساب سے) اور اسی انفرادیت کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اس ذرہ خاک کو باقی تمام کائنات کے مقابل پر رکھا ہے۔ اور یہ جوہر اور یہ انفرادیت ہے اس پر موجود زندگی۔ جو بے انتہا مختلف شکلوں میں مختلف خواص کے ساتھ ہمارے سامنے جلوہ گر ہے۔

زندگی کی پیدائش اور بقا کے لئے ضروریات

کسی سیارہ پر زندگی پائی جانے کیلئے سب سے پہلی ضرورت ہے مناسب درجہ حرارت۔ ہم جانتے ہیں یہ خلائے بسیط جس کے اندر تمام ستارے اور سیارے واقع ہیں انتہائی سرد ہے۔ صفر درجہ سنٹی گریڈ پر پانی جم کر برف بن جاتا ہے اور 100 درجہ سنٹی گریڈ پر کھولنے لگتا ہے زیادہ سے زیادہ ٹھنڈک جس کا تصور کیا جا سکتا ہے وہ ہے منفی 273 درجہ سنٹی گریڈ ہمارے ڈیپ فریزر کا اندرونی درجہ حرارت منفی تیس پینتیس ڈگری کے قریب ہوتا ہے۔ قطب جنوبی جو زمین کا سرد ترین علاقہ ہے وہاں درجہ حرارت منفی 85 سے نیچے نہیں جاتا لیکن خلا میں درجہ حرارت منفی 273 تک ہے۔ اس خلا کے اندر پائے جانے والے ستارے یا سورج ایسی بڑی بڑی بھٹیاں ہیں جن کے مرکز میں درجہ حرارت ایک کروڑ درجہ سنٹی گریڈ سے زیادہ ہوتا ہے جب کہ ان کی اوپر کی سطح سے خارج ہونے والی حرارت کا درجہ حرارت بھی ہزاروں سنٹی گریڈ میں ہوتا ہے۔ اس کے بالمقابل ہمارے روٹیاں پکانے والے تنور کا درجہ حرارت 400 اور سٹیل مل کی بھٹی جہاں لوہا بھی مائع شکل میں ہوتا ہے کا اندرونی درجہ حرارت 1600 سنٹی گریڈ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ تو ایک طرف خلائی بے تحاشا سردی اور دوسری طرف ستاروں کی بے تحاشا حرارت۔ ان دونوں انتہاؤں میں زندگی کا تصور ہی بے معنی ہے۔ جوں جوں کسی سورج سے دور ہوتے جائیں گے اس کی حرارت میں کمی آتی جائے گی۔ ہمارے نظام شمسی کے سورج کی سطح سے بلند ہونے والے شعلوں کی اونچائی لاکھوں میل میں ہے جن کو Solar Flares کہا جاتا ہے اور اس آگ کے اثر سے آگے پھیلنے والی حرارت کی لہریں جنہیں Solar Winds کہا جاتا ہے اور ان سے اور آگے برقی مقناطیسی لہریں اور مختلف قسم کی شعاعیں سورج کے دائرہ اثر کو کروڑوں میل تک پھیلا دیتی ہیں جہاں زندگی کے پیدا ہونے کا کوئی احتمال نہیں ہے۔ ہماری زمین سورج سے نو کروڑ تیس لاکھ میل دور ہے اور اس کے گرداگرد ہوا۔ فضا اور اوزون کا میلوں میل موٹا حفاظتی حصار ہے جس نے کسی موٹے گدے کی طرح ہمیں اپنی حفاظت میں لے رکھا ہے۔ اور اس کے باوجود موسم گرما میں جب سورج زمین کے بیضوی مدار میں گردش کی وجہ سے زمین سے کوئی بیس لاکھ میل اور نزدیک آ جاتا ہے یہی درجہ حرارت 50 سنٹی گریڈ سے اوپر جا پہنچتا ہے اور سینکڑوں آدمی تپش کی تاب نہ لا کر مر جاتے ہیں۔ سورج کی طرف زمین کا قریب ترین سیارہ زہرہ ہے جو سورج سے کوئی چھ کروڑ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کی سطح پر عمومی درجہ حرارت 460 سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ زندگی کی موجودگی کا کیا سوال۔ وہاں تو اگر زمین سے کوئی عمارت بھی اٹھا کر لیجائیں تو وہاں پہنچتے ہی بھڑک اٹھے اور دیکھتے ہی دیکھتے جل کر خاکستر ہو جائے۔ اس کے بالمقابل سورج سے دور کی طرف زمین کا قریب ترین سیارہ مریخ ہے جو سورج سے زیادہ دور ہونے کی وجہ سے اس کی حرارت سے کافی حد تک محروم ہے۔ یہاں درجہ حرارت منفی 25 سے لے کر منفی 85 تک رہتا ہے اور یوں جو تھوڑا بہت پانی وہاں موجود ہے وہ برف کی شکل میں یخ بستہ ہے لہٰذا پانی نہ ہونے کی وجہ سے زندگی وہاں بھی موجود نہیں ہو سکتی۔ تو اس طرح صرف زمین وہ واحد سیارہ ہے جو سورج سے عین مناسب فاصلہ پر واقع ہے جہاں زندگی موجود رہ سکتی ہے۔ باقی سب سیارے یا سورج سے زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے انتہائی گرم یا زیادہ دور ہونے کی وجہ سے انتہائی سرد ہیں۔

چاند اور زندگی

چاند زمین سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے اسی طرح زمین کے گرد گھومتا ہے جس طرح زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ چاند کا سورج سے فاصلہ بھی زمین کے فاصلہ کی طرح زندگی کیلئے عین مناسب ہے۔ زمین سے صرف اڑھائی لاکھ میل دور ہونے کی وجہ سے یہ زمین کی نسبت کبھی اڑھائی لاکھ میل دور اور کبھی اڑھائی لاکھ میل قریب ہو جاتا ہے۔ اور کروڑوں میل کے فاصلہ میں یہ فرق کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ چاند کا میٹیریل بھی زمین سے بالکل مشابہ ہے۔ اسی لئے بہت دیر تک سائنسدانوں کا یہ پختہ خیال تھا کہ چاند پر ضرور زندگی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہوگی۔ لیکن ایک تو چاند پر ہماری زمین کی طرح کا کوئی ہوائی اور فضائی حفاظتی حصار موجود نہیں ہے اس لئے سورج کی حرارت اور مضر اثرات رکھنے والی لہریں سیدھی سطح چاند پر پڑتی ہیں۔ جب کہ زمین پر صرف 47 فیصد سورج کی توانائی پہنچ پاتی ہے۔ باقی سب یا تو فضا سے واپس منعکس ہو جاتی ہے یا فضا میں جذب ہو جاتی ہے۔ اور دوسرا یہ کہ چاند کی زمین کے گرد گردش کیوجہ سے یہاں دو ہفتہ کا دن اور دو ہفتہ کی رات ہوتی ہے۔ دو ہفتہ تک مسلسل سیدھی دھوپ پڑنے سے درجہ حرارت 150 سنٹی گریڈ سے زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کے برعکس دو ہفتہ تک دھوپ نہ پڑنے اور فضا نہ ہونے کی وجہ سے درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے بھی 125 درجہ سنٹی گریڈ نیچے چلا جاتا ہے۔ اس درجہ حرارت کی دونوں انتہاؤں میں زندگی کا وجود ممکن نہیں ہے۔ زمین کے قریب ترین دو سیاروں زہرہ اور مریخ پر بھی زندگی نہ ہونے کی وجہ درجہ حرارت کی انتہاؤں کے علاوہ ہوا کا نہ ہونا بھی ہے۔ ان دونوں سیاروں کی فضا کاربن ڈائی آکسائڈ پر مشتمل ہے اور آکسیجن کا فقدان ہے۔

زمین پر پائی جانے والی زندگی

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کائنات کا مرکزی نقطہ جس پر یہ قائم ودائم ہے حرارت ہے۔ وہ Big Bang جس کے نتیجہ میں یہ کائنات پیدا ہوئی وہ بے تحاشا حرارت کے بلیک ہول میں جمع ہو جانے اور پھر دھماکے سے پھٹ کر مواد کے کائنات میں بہہ نکلنے اور پھیلتے چلے جانے کا ہی نام ہے۔ خلائے بسیط میں موجود کھرب ہا کھرب میل کے علاقہ میں پھیلے ہوئے Nebula کسی جگہ کشش ثقل کے مرکوز ہو جانے کے نتیجہ میں جب انتہائی شدت سے سکڑتے ہیں تو اس عمل سے بے انداز حرارت پیدا ہو کر وہاں ایک نیا ستارہ یا سورج جنم لیتا ہے۔ زمین اور دیگر تمام سیارے ستاروں جیسی حرارت اور روشنی سے محروم ہونے کے باوجود جب خلاؤں میں پھیلے ہوئے مواد کے دباؤ تلے سمٹ کر سیاروں میں ڈھلے تو اس دباؤ کے تحت ان کے مرکز میں 5 ہزار درجہ سنٹی گریڈ کی حرارت پیدا ہوگی۔ یوں تمام کائنات میں پھیلے ہوئے ان گنت اجرام فلکی کے اندرونی مرکز حرارت سے ہی عبارت ہیں۔ مادہ اگر فنا ہوتا ہے تو حرارت میں تبدیل ہو کر ایٹمی اور تھرمونیوکلیئر حرارت کو جنم دیتا ہے۔ جب ہم خوراک کھاتے ہیں تو وہ ہضم ہو کر حرارت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جب کوئی چیز کام کرتی یا رگڑ کھاتی ہے تو حرارت پیدا ہوتی ہے۔ الغرض زندگی کا دوسرا نام حرارت ہے۔ خدا تعالیٰ نے جب زمین پر زندگی پیدا کرنے کا سوچا تو سب سے پہلے یہاں سورج سے حرارت پہنچانے کا سامان کیا۔ انسان کے مستقبل کی ضروریات کا قبل از وقت ادراک رکھنے کی وجہ سے لاکھوں مربع میل کے رقبہ میں جنگلات زیرزمین دفن کر دیئے جن سے کوئلے کی کانوں کے نہ ختم ہونے والے ذخائر پیدا ہوئے اور ارب ہا ارب کی تعداد میں قبل از یں تاریخ کے زمانے کے دیوہیکل جانور زیرزمین دبا دیئے جو بعد کے زمانہ کے لئے تیل کے وسیع ذخائر پیدا کرنے کا موجب ہوئے اور یہ دونوں بھی حرارت پیدا کرنے کے ذرائع ہیں۔ انسان جب بجلی پیدا کرتا ہے تو اس میں بھی کوئلہ اور تیل کی حرارت سے بھاپ پیدا کر کے اس بھاپ سے ٹربائن اور ٹربائن سے جنریٹر چلا کر بجلی پیدا کی جاتی ہے اور یہ بجلی بذات خود حرارت اور توانائی کا دوسرا نام ہے۔

زندگی کی بقا کے لئے مناسب فضا

سورج سے زمین پر پہنچنے والی حرارت اور مختلف شعاعوں کی آمیزش ہر قسم کی زندگی کی برداشت سے بہت زیادہ ہے۔ اس سے بچاؤ کے لئے میلوں میل موٹا فضائی حصار پیدا کیا گیا۔ لیکن یہ فضا جو ہوا اور گرد و غبار سے عبارت ہے وزن رکھتی ہے۔ تو اس طرح ہم میں سے ہر ایک کے سپرد 100 میل اونچا ہوا کا ستون ہے جو نیچے زیادہ بھاری اور اوپر ہلکا ہوتا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہوا کا وہ عمومی دباؤ ہے جو ہر ایک چیز پر یکساں طور پر پڑتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر شخص پر کم از کم ایک ٹن ہوا کے دباؤ کا وزن ہر وقت موجود رہتا ہے لیکن خدائے حی و قیوم نے ہمارا جسم ایسا بنایا ہے جو اس قدر دباؤ میں ہی زندہ رہ سکتا ہے۔ اس سے کم یا زیادہ دباؤ میں نہیں۔ اسی لئے اونچے پہاڑوں پر جانے یا اونچی پرواز کرنے والے جہازوں میں پریشر سے پیدا کی ہوئی ہوا کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہاں ضمنی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس دباؤ والی فضا کے اندر پہلے پہل مخلوق پیدا ہوئی تو کس ارتقا کے تحت انہوں نے خود میں یہ صلاحیتیں پیدا کر لیں کہ اس دباؤ کے تحت زندہ رہ سکیں۔ ارتقا تو نام ہی اس چیز کا ہے کہ حالات کی ضرورتوں کو جان لینے کے بعد خود میں ان حالات میں زندہ رہنے کے لئے مناسب تبدیلیاں پیدا کر لی جائیں۔ شروع شروع میں پیدا ہونے والی مخلوق میں یہ صلاحیت کہاں سے آ گئی کہ وہ ایک خاص قسم کے ماحول میں زندہ رہ سکنے والے جسم لے کر پیدا ہوں۔ جس طرح سمندر کے کم گہرے پانیوں میں رہنے والی مخلوق زیادہ گہرائی میں اور زیادہ گہرائی والی مخلوق کم گہرے پانی میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ اگر فرض کر بھی لیا جائے کہ سمندر کی مختلف گہرائیوں سے مطابقت رکھنے والی مخلوق رفتہ رفتہ ارتقا سے پیدا ہوتی گئی (اگرچہ یہاں بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایک اچھی بھلی مناسب جگہ کو چھوڑ کر زیادہ مشکل جگہ کے لئے خود میں ارتقا کرنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ پہلی والی جگہ بقا کے لئے زیادہ موزوں اور آسان تھی) تو فضا میں شروع سے موجود دباؤ کے تحت زندہ رہنے والے جسم کہاں سے کیسے پیدا ہو گئے؟

تو خدا تعالیٰ نے نہ صرف ہمیں مخصوص دباؤ والی فضا میں زندہ رہنے والے جسم عطا فرمائے بلکہ زندگی کی بقا کے لئے حیوانات اور نباتات کا بقائے باہمی کا سائیکل پیدا کر دیا۔ حیوانات ہوا میں سے آکسیجن لے کر اسے استعمال کر کے کاربن ڈائی آکسائیڈ منہ سے باہر خارج کرتے ہیں جب کہ نباتات کاربن ڈائی آکسائیڈ استعمال کر کے آکسیجن پیدا کرتے ہیں۔ صحراؤں میں پیدا ہونے والے پودے جہاں بارش بہت کم ہوتی ہے اپنی شاخوں کے موٹے تنوں میں پانی جمع کر لیتے ہیں اور اس پانی کو جانوروں سے محفوظ رکھنے کے لئے پانی والی جگہوں پر کانٹے دار ابھار پیدا کر لیتے ہیں۔ جب کہ بعض اور درخت یا تو اپنی تہوں کو خشک موسم میں جھاڑ دیتے ہیں یا ان کے پتے باریک اور چمڑے جیسی سطح والے ہوتے ہیں کیونکہ درخت اپنے پتوں سے ہی سانس لیتے ہیں اور انہی پتوں کے ذریعہ ان کے پانی کا ذخیرہ ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہنے والے درختوں کے پتے بھی اوپر سے ملائم سطح والے ہوتے ہیں تا کہ مساموں سے پانی خارج نہ ہو۔ خردبین سے بھی نظر نہ آنے والی مخلوق وائرس سے لے کر 100 فٹ لمبی اور 110 ٹن وزنی بالین وہیل تک کے جانور پیدا کر دیئے اور اس پر مستزاد یہ کہ دنیا کا یہ سب سے بڑا جانور دنیا میں پائی جانے والی سب سے چھوٹی نباتات پر گزر بسر کرتا ہے۔ چونکہ اس کے دانت نہیں ہوتے۔ صرف جبڑے میں سخت ہڈی کی تہہ ہوتی ہے جسے بالین کہا جاتا ہے۔ اس کی مدد سے یہ سمندر کی سطحوں پر جمنے والی خردبینی نباتات کو کھا کر گزارہ کرتی ہے۔ اینا کونڈا اژدھا 40 فٹ کی لمبائی اور 12 من وزن تک جا پہنچتا ہے جب کہ افریقہ کا ایک پرندہ شتر مرغ 8 فٹ اونچا اور ساڑھے تین من تک وزنی ہوتا ہے۔ مچھلیاں اپنی بقائے نسل کے لئے کیا اہتمام کرتی ہیں؟ سمندر کے کھلے پانی میں لاکھوں مختلف اقسام کے جانور ایک دوسرے کو شکار کرتے پھرتے ہیں۔ ایسی فضا میں وہ مچھلیاں جو اپنے انڈوں اور بچوں کی باقاعدہ حفاظت کرتی ہیں ان کے انڈوں اور بچوں کی تعداد تو بہت زیادہ نہیں ہوتی لیکن وہ مچھلیاں جو انڈے دیکر انہیں بھول جاتی ہیں ان انڈوں کی تعداد ملاحظہ ہو۔ COD نامی ایک عام سائز کی مچھلی ایک وقت میں دس کروڑ انڈے دیتی ہے۔ جب کہ Halibut جو بڑے سائز کی ایک مچھلی ہے وہ بیس لاکھ سے زائد انڈے دیتی ہے۔ اسی لئے سمندر کے اندر جو مچھلیوں کے بچوں کے غول پائے جاتے ہیں وہ ان گنت تعداد میں سورج کی کرنوں کی طرح ایک وسیع دائرہ میں حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح زمین پر پیدا کی گئی ایک ایک چیز کے لاتعداد فوائد ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کس کس نعمت کا شکر ادا کیا جائے۔ زیر زمین پائے جانے والے معدنی تیل کو ہی لیں۔ پیٹرول، ڈیزل، مٹی کے تیل، تارکول، موم، گریس اور چکنے تیل پیدا کرنے کے علاوہ اس سے کم و بیش دو ہزار قسم کی مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ سوڈا بوتلوں کی گیس، خورونوش کی چیزوں کو پیک کرنے کے کور، پارچہ جات کے دھاگے، گھڑیوں سے لے کر مشینری، گاڑیوں اور جنریٹرز تک کے پرزوں کو چکنا رکھنے والا تیل، سڑکوں اور چھتوں میں استعمال ہونے والی واٹر پروف تارکول اور کاغذ، کاربن پیپر، چھاپہ خانہ کی سیاہی، چکنائی صاف کرنے کے پاؤڈر، مصنوعی کھادیں، کیڑے مار دوائیاں، مصنوعی ریشوں کے دھاگے، مصنوعی ربڑ، پلاسٹک اور اس قسم کی سینکڑوں اشیاء اس سے تیار کی جا رہی ہیں۔ کوئلہ جیسی کچی اور بے حیثیت معدن زمین کے شدید دباؤ اور حرارت تلے دنیا کی سخت ترین اور قیمتی ترین چیز ہیرا میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ الغرض خدا تعالیٰ نے اس ننھی منی حقیر سی زمین پر وہ وہ عجائبات پیدا کر دیئے ہیں کہ ایک سے بڑھ کر ایک اپنے اندر نئے نئے اسرار لئے ہوئے ہے۔ انسان لاکھ سر مارے تخلیق کے عجائبات۔ ان میں پنہاں قوانین قدرت اور زندگی کی ان گنت اقسام کے عشر عشیر کو بھی نہیں پا سکتا۔ اور دنیا کے عظیم سائنسدان نیوٹن کی طرح بالآخر اسے تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے کہ میں تو خود کو ایک ایسے بچے کی طرح پاتا ہوں جو عجائبات عالم کے سمندر کے کنارے ریت پر سے چند گھونگھے اور سیپیاں ہی جمع کر سکا ہے جب کہ علم کا وسیع و عریض سمندر اپنی اتھاہ گہرائیوں میں سچے موتی اور جواہر لئے میرے سامنے پھیلا پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ کا انسان کو کائنات کے وسیع و عریض آسمانوں پر غور کرنے کے بعد زمین پر غور کرنے کی دعوت دینا سمجھ میں آ گیا۔ ستاروں اور کہکشاؤں کی وسعت کے بالمقابل چھوٹی سی زمین خلقت کی گوناگوں تجلیات کے حوالہ سے کسی طرح بھی کم تر نہیں ہے۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35829 میں شرجیلہ شہزادی ناصر بنت ناصر شاہد قوم گجراہ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/32370 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شرجیلہ شہزادی ناصر بنت ناصر شاہد دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 طارق احمد محسن ولد غلام مصطفیٰ محسن بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظہور احمد مقبول وصیت نمبر 30122

مسل نمبر 35830 میں شاہدہ محمود بنت محمود احمد قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اڈہ تحصیل ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شاہدہ محمود بنت محمود احمد اڈہ تحصیل ضلع لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد امجد احمد ولد صفدر علی فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری فیاض احمد ولد چوہدری اختر علی ہانڈو گجر لاہور

مسل نمبر 35831 میں شائستہ محمود بنت محمود احمد قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اڈہ تحصیل ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شائستہ محمود بنت محمود احمد اڈہ تحصیل ضلع لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد امجد ولد صفدر علی فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری فیاض احمد ولد چوہدری اختر علی ہانڈو گجر لاہور

مسل نمبر 35832 میں نزہت صبا بشیر بنت مجید احمد بشیر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے اٹھارہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-6-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی سوا تولہ 17 گرام مالیتی -/18000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی

وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ نزہت صبا بشیر بنت مجید احمد بشیر ڈیفنس لاہور گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد فاروق وصیت نمبر 27638 گواہ شد نمبر 2 مجید احمد بشیر والد موصیہ

مسل نمبر 35833 میں صدف زوجہ خالد نسیم ملک قوم قریشی پیشہ ڈاکٹر عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گارڈن ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات وزنی 40 تولے مالیتی -/250000 روپے۔2۔ریگولر انکم سرٹیفکیٹس مالیتی -/1100000 روپے۔3۔ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس مالیتی -/50000 روپے۔4۔سٹیٹ لائف انشورنس مالیتی -/100000 روپے۔5۔پوسٹل لائف انشورنس مالیتی -/200000 روپے۔6۔حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔7۔نقد رقم -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ (10000+15000) روپے ماہوار بصورت (ملازمت + منافع) مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ صدف زوجہ خالد نسیم ملک گارڈن ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 منیر احمد شیخ ولد شیخ تاج الدین گارڈن ٹاؤن ربوہ گواہ شد نمبر 2 شیخ عبدالرحیم ولد شیخ عبدالحمید گارڈن ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 35834 میں خلیل احمد خان ولد عبدالکریم خان قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/30000 روپے۔پرائز بانڈ -/3000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد خلیل احمد خان ولد عبدالکریم خان علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 فیصل خلیل خان پسر موصی

مسل نمبر 35835 میں رفیقہ فردوس زوجہ خلیل احمد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 9 تولے مالیتی -/63000 روپے۔حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ رفیقہ فردوس زوجہ خلیل احمد خان علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 خلیل احمد خان خاوند موصیہ

مسل نمبر 35836 میں مہرین خلیل خان بنت خلیل احمد خان قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 1/2 تولے مالیتی -/3500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ مہرین خلیل خان بنت خلیل احمد خان علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 خلیل احمد خان والد موصیہ

گمشدہ پنشن بک

مکرمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر اشرف علی صاحب کی پنشن بک دارالضیافت سے گولبازار جاتے ہوئے گم ہو گئی ہے۔جس کو ملے اس ایڈریس پر پہنچادیں۔شکریہ
مکان نمبر 7/12 دارالصدر غربی ربوہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ربوہ میں طلوع غروب

جمعرات	12 فروری	زوال آفتاب	12-23
جمعرات	12 فروری	غروب آفتاب	5-54
جمعہ	13 فروری	طلوع فجر	5-28
جمعہ	13 فروری	طلوع آفتاب	6-51

سانحہ ارتحال

مکرم ظہیر الدین احمد صاحب دارالبرکات لکھتے ہیں۔خاکسار کی پوتی مکرمہ سیدہ نادیہ فرحت صاحبہ بنت مکرم محی الدین صاحب مبشر مورخہ 19 جنوری 2004 کو وفات پا گئی ہیں۔آپ سید ظہور علی شاہ صاحب آف سمندری کی نواسی تھیں۔ان کی عمر 19 سال اور B.A کی طالبہ تھیں،نماز جنازہ مورخہ 19 جنوری کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔آپ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔قبر تیار ہونے پر مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

نکاح

مکرم عطاء العلیم صاحب ابن مکرم چوہدری مجید احمد پرویز صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ ملیحہ احمد صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب آف جرمنی مورخہ 31 دسمبر 2003ء کو بیت الناصر دارالرحمت غربی میں بعوض پانچ ہزار یورو حق مہر پر مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج رشتہ ناطہ نے پڑھا۔عطاء العلیم صاحب مکرم چوہدری محمد احمد خاں صاحب مرحوم درویش کے پوتے اور مکرم چوہدری کرامت احمد خاں صاحب مرحوم ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال کے نواسے ہیں۔مکرمہ ملیحہ احمد صاحبہ چوہدری کرامت احمد خاں صاحب مرحوم ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال کی نواسی ہیں۔اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد شریف صاحب انسپکٹر الفضل کی اہلیہ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ کا آپریشن اللہ کے فضل سے کامیاب ہوگیا ہے۔موصوفہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ان کی کامل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم سید سمیع اللہ صاحب 7/45 دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔کہ میری والدہ مکرمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب (نیروبی ہاؤس والے) دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 3 فروری 2004ء بعمر 63 سال وفات پا گئیں۔اگلے روز مورخہ 4 فروری 2004ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے دعا کرائی۔مرحومہ حضرت سید ناظر حسین شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔مرحومہ نے ایک بیٹا (خاکسار) اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔آپ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل کیلئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

3۔امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 3۔اپریل بروز ہفتہ صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔بیرون از ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 4۔اپریل بروز اتوار صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 2۔اپریل بروز جمعۃ المبارک دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کیلئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔

عارضی لسٹ اور تدریس آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 6۔اپریل 2004ء بروز منگل صبح 8:00 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔تدریس کا آغاز 10۔اپریل بروز ہفتہ ہوگا۔حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

ایڈریس:۔نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان پوسٹ کوڈ-35460 فون:04524-212473

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 14 فروری 2004ء

12-15 a.m عربی سروس
1-20 a.m ترتیل القرآن
1-45 a.m مجلس سوال و جواب
2-55 a.m خطبہ جمعہ
3-55 a.m انگریزی ملاقات
5-05 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 a.m حکایات شیریں
6-25 a.m مجلس سوال و جواب
7-25 a.m گفتگو
8-05 a.m مشاعرہ
9-05 a.m کوئز۔ انوار العلوم
9-45 a.m سوال و جواب اردو
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m فرانسیسی سروس
1-40 p.m مجلس سوال و جواب
2-40 p.m حکایات شیریں
3-00 p.m انڈونیشین سروس
4-00 p.m گفتگو
4-25 p.m کوئز انوار العلوم
5-05 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 p.m مجلس سوال و جواب اردو
6-55 p.m بنگلہ سروس
7-55 p.m چلڈرنز کلاس
9-00 p.m جرمن سروس
10-00 p.m فرانسیسی سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

اتوار 15 فروری 2004ء

12-10 a.m عربی سروس
1-15 a.m مجلس سوال و جواب
2-15 a.m مشاعرہ
3-25 a.m کوئز۔ انوار العلوم
4-25 a.m گفتگو
5-05 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 a.m چلڈرنز کارنر
6-30 a.m مجلس سوال و جواب
7-30 a.m تقریر۔
8-00 a.m خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
9-10 a.m کوئز۔ پیارے مہدی کی پیاری باتیں
10-00 a.m چلڈرنز کلاس
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-55 p.m سپینش سروس
1-50 p.m سوال و جواب
2-50 p.m کوئز: پیارے مہدی کی پیاری باتیں
3-20 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m تقریر۔
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 p.m خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
6-50 p.m بنگلہ سروس
7-10 p.m گلشن وقفین نو
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0303-5131261

معیار اور اعتماد کا نام
ریلوے روڈ ربوہ۔ فون شوروم: 214246

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
پروپرائیٹر: نعیم الرحمن
فون دفتر 214930
گھر 211930
الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

سی پی ایل نمبر 29